مذہبِ احناف سے متعلق غلط فہمی کے ازالے کے لیے مطالعہ کیجیے

فجر کی جماعت کے وقت سنت ادا کرنے کا تفصیلی حکم

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

جب فجر کی جماعت کھڑی ہو تو اس وقت سنت پڑھنا جائز ہے یا نہیں، اس کا حکم تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے تاکہ مسئلے کا ہر پہلو واضح ہو سکے۔

فرض نماز کی جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد سنت یا نفل پڑھنے کا حکم:

احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے بعد سنت یا نفل نماز ادا کرنا درست نہیں:

«صحيح مسلم» میں ہے کہ:

710: حدثني يحيى بن حبيب الحارثي حدثنا روح حدثنا زكريا بن إسحاق حدثنا عمرو بن دينار قال: سمعت عطاء بن يسار يقول عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: «إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة».

«سنن أبي داود» میں ہے کہ:

1268: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَلا صَلاَةَ إِلاَّ الْمَكْتُوبَةُ».

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو پھر اس کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا جائز نہیں۔

اس کی وجہ بھی ظاہر ہے کہ فرض نماز کی اہمیت ان دیگر نمازوں سے کہیں زیادہ ہے، لیکن یہاں یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ یہ حدیث ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی فرض نمازوں کے بارے میں تو بالکل واضح ہے کہ جب یہ فرض نمازیں کھڑی ہو جائیں تو پھر کوئی اور نماز ادا کرنا جائز نہیں، لیکن نمازِ فجر کی سنتوں کا حکم ان دیگر نمازوں سے کچھ مختلف ہے کہ اگر

کوئی شخص ایسے وقت میں مسجد آئے کہ فجر کی فرض نماز کھڑی ہوچکی ہو تو اگر اس کو جماعت کا آخری قعدہ ملنے کی امید ہو تو وہ فجر کی سنتیں ادا کرسکتا ہے، جس کی تفصیل آگے آرہی ہے ان شاءاللہ۔

فجر کی سنتوں کا حکم دیگر سنتوں سے مختلف ہے:

فجر کی سنتوں کا حکم دیگر نمازوں کی سنتوں سے مختلف ہونا متعدد دلائل سے ثابت ہے، جس کی تفصیل یہ ہے:

1: احادیث میں فجر کی سنتوں کی زیادہ تاکید آئی ہے:

فجر کی سنتوں سے متعلق احادیث میں بہت زیادہ تاکید آئی ہے اور ان کی ادائیگی پر بڑا زور دیا گیا ہے:

«سنن أبي داود» میں ہے کہ:

1256: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ -رضى الله عنها- قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَىْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سنت اور نفل نمازوں میں سب سے زیادہ پابندی اور اہتمام فجر کی سنتوں کا فرماتے تھے۔

«جامع الترمذي» میں ہے کہ:

416: حدثنا صالح بن عبد الله الترمذي حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن زرارة بن أوفى عن سعد بن هشام عن عائشة قالت : قال رسول الله ﷺ: «ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها». وفي الباب عن علي وابن عمر وابن عباس. قال أبو عيسى: حديث عائشة حديث حسن صحيح۔

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی دو رکعات سنت دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

فجر کی فرض نماز کے بعد فجر کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں:

احادیث کی رو سے فجر کی فرض نماز کے بعد سورج نکلنے تک فجر کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں:

«مسند أحمد» میں ہے کہ:

130: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ فِيهِمْ عُمَرُ، وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا صَلاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلا صَلاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ».

«صحيح البخاري» میں ہے کہ:

586: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ».

«مصنف ابن أبي شيبة» میں ہے کہ:

7405: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ صَلاَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، وَعَنْ صَلاَةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

7406: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ صَلاَتَيْنِ: عَنْ صَلاَةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَعَنْ صَلاَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

7407: حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ فِيهِمْ عُمَرُ وَأَرْضَاهُمْ ، عِنْدِي عُمَرُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لا صَلاَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلا صَلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمس».

ان پانچ احادیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ تو اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی نے سنت پڑھے بغیر ہی فرض ادا کر لی تو فجر کی یہ سنتیں سورج نکلنے کے بعد ہی ادا کی جا سکتی ہیں، اس سے پہلے نہیں، اور سورج نکلنے کے بعد تو وہ قضا ہی کہلائے گی نہ کہ ادا۔ معلوم ہوا کہ فجر کی سنت کا وقت صرف اور صرف فجر کی فرض نماز سے پہلے ہے، پہلے پڑھ لی تو پڑھ لی ورنہ تو قضا ہو جاتی ہے، ملاحظہ فرمائیں:

فجر کی سنتیں رہ جائیں تو کب ادا کی جا سکتی ہیں؟

«جامع الترمذي» میں ہے کہ:

423: حدثنا عقبة بن مكرم العمي البصري حدثنا عمرو بن عاصم حدثنا همام عن قتادة عن النضر بن أنس عن بشير بن نهيك عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم من لم يصل ركعتي الفجر فليصلهما بعد ما تطلع الشمس.

قال أبو عيسى: هذا حديث لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

وقد روي عن ابن عمر أنه فعله. والعمل على هذا عند بعض أهل العلم. وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحق.

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھیں تو وہ سورج طلوع ہو جانے کے بعد ادا کر لے۔

یہ حدیث نقل کرنے کے بعد امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی طرح عمل کیا، اور بعض اہلِ علم کا عمل بھی اسی پر ہے اور امام سفیان ثوری، امام ابن المبارک، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اگر فجر کی سنتیں ادا کرنے کا موقع نہ ملتا تو وہ سورج طلوع ہونے کے بعد ہی انہیں ادا فرماتے، ملاحظہ فرمائیں:

«مصنف ابن أبي شيبة» میں ہے کہ:

6506: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلاَة ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَدَخَلَ مَعَهُمْ ، ثُمَّ جَلَسَ فِي مُصَلاَّهُ ، فَلَمَّا أَضْحَى قَامَ فَقَضَاهُمَا.

6507: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، وَرَبِيعٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ صَلاَّهُمَا بَعْدَ مَا ما أَضْحَى.

مسئلہ: جس شخص سے فجر کی سنتیں رہ جائیں تو اس کے لیے سورج نکلنے کے بعد اسی دن زوال سے پہلے تک قضا کی نیت سے یہ سنت ادا کرنا بہتر ہے، زوال کے بعد پھر ان کی قضا نہیں۔ (رد المحتار)

فجر کی جماعت کے وقت سنت ادا کرنے کا تفصیلی حکم:

جو شخص ایسے وقت میں مسجد جا رہا ہو کہ اس کو معلوم ہو کہ جماعت کھڑی ہو رہی ہوگی تو اس کو چاہیے کہ گھر میں ہی سنت ادا کر کے جائے، لیکن اگر وہ مسجد چلا جائے اور جماعت شروع ہو چکی ہو تو اگر اس کو جماعت کے ساتھ آخری قعدہ میسر آسکتا ہے تو سنت ادا کرلے تاکہ جماعت بھی مل جائے اور یہ اہم سنتیں بھی، کیوں کہ اگر ایسے موقع میں سنت کی اجازت نہ دی جائے تو سنت ادا نہیں ہو سکے گی کیونکہ فرض کے بعد تو سنت ادا کرنا درست ہی نہیں، اور ظاہر ہے کہ فجر کی سنتوں کی اہمیت اور مرتبے کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جہاں تک موقع مل سکے اس کو ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ البتہ ساتھ میں یہ بات بھی اہم ہے کہ فجر کی ان سنتوں کی اجازت اس وقت ہے جب وہ جماعت سے دور مسجد کے دروازے کے پاس یا کسی آڑ میں ادا کی جائے لیکن اگر وہ مسجد چھوٹی سی ہو اور اس میں آڑ بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں سنت ادا کرنا درست نہیں بلکہ جماعت میں شامل ہونا ضروری ہے۔

فجر کی جماعت کھڑی ہونے کے باوجود بھی سنت ادا کرنے کا ثبوت:

فجر کی جماعت کھڑی ہونے کے باوجود بھی سنت ادا کرنا متعدد حضرات اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

«شرح معاني الآثار» میں ہے کہ:

2038: حدثنا سليمان قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا سفيان عن أبى إسحاق عن عبد الله بن أبى موسى عن عبد الله : انه دخل المسجد والإمام في الصلاة فصلى ركعتي الفجر.

2037: حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا زهير بن معاوية عن أبي إسحاق قال حدثني عبد الله بن أبى موسى عن أبيه : حين دعاهم سعيد بن العاص دعا أبا موسى وحذيفة وعبد الله بن مسعود رضي الله عنهم قبل أن يصلى الغداة ثم خرجوا من عنده وقد أقيمت الصلاة فجلس عبد الله الى أسطوانة من المسجد فصلى الركعتين ثم دخل في الصلاة. فهذا عبد الله قد فعل هذا ومعه حذيفة وأبو موسى لا ينكران ذلك عليه فدل ذلك على موافقتهما إياه.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسے وقت میں مسجد تشریف لائے کہ فجر کی نماز شروع ہو چکی تھی تو انہوں نے مسجد میں ایک جانب ہو کر فجر کی سنتیں ادا کیں اور پھر جماعت میں شامل ہوئے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دیکھیے، یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے یہ عمل کیا اور ان کے ساتھ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہم بھی تھے لیکن ان حضرات نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل پر نکیر نہیں فرمائی جو کہ ان کی موافقت کی دلیل ہے۔

«مصنف ابن أبي شيبة» میں ہے کہ:

6476: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ وَأَبَا مُوسَى خَرَجَا مِنْ عِنْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ، فَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، فَرَكَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلاَة ، وَأَمَّا أَبُو مُوسَى فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ.

6475: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ ، قَالَ : قَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجِيءُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ، فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلاَتِهِمْ.

6476: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ وَأَبَا مُوسَى خَرَجَا مِنْ عِنْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ، فَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، فَرَكَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلاَة ، وَأَمَّا أَبُو مُوسَى فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسے وقت میں مسجد تشریف لائے کہ فجر کی نماز شروع ہو رہی تھی تو انہوں نے مسجد میں ایک جانب ہو کر فجر کی سنتیں ادا کیں اور پھر جماعت میں شامل ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ثبوت:

«شرح معاني الآثار» میں ہے کہ:

2039: حدثنا أحمد بن عبد المؤمن الخراساني قال ثنا علي بن الحسن بن شقيق قال أنا الحسين بن واقد قال ثنا يزيد النحوي عن أبى مجلز قال : دخلت المسجد في صلاة الغداة مع ابن عمر وابن عباس رضي الله عنهم والإمام يصلى فأما ابن عمر رضي الله عنهما فدخل في الصف وأما ابن عباس رضي الله عنهما فصلى ركعتين ثم دخل مع الإمام فلما سلم الإمام قعد بن عمر مكانه حتى طلعت الشمس فقام فركع ركعتينَ فهذا ابن عباس صلى ركعتين في المسجد والإمام في صلاة الصبح، وقد روى شعبة مولاه عنه أنه كان يأمر الناس بالفصل بين الفرائض والنوافل وقد عد نفسه إذا صلى ركعتي الفجر في بعض المسجد ثم دخل في الناس في الصلاة فاصلا بينهما فكذلك نقول-

امام ابو مجلز فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے ساتھ فجر کی نماز کے لیے ایسے وقت میں مسجد داخل ہوا جب امام نماز پڑھا رہے تھے، تو حضرت ابن عمر تو جماعت ہی میں شامل ہو گئے، جبکہ حضرت ابن عباس نے سنت ادا کیں پھر اس کے بعد جماعت میں شامل ہوئے۔ جماعت ہو جانے کے بعد حضرت ابن

عمر اپنی جگہ ہی بیٹھے رہے یہاں کہ سورج طلوع ہو گیا تو انہوں نے وہ سنت ادا کیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

«شرح معاني الآثار» میں ہے کہ:

2041: حدثنا محمد بن خزيمة وفهد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني بن الهاد عن محمد بن كعب قال : خرج عبد الله بن عمر رضي الله عنهما من بيته فأقيمت صلاة الصبح فركع ركعتين قبل أن يدخل المسجد وهو في الطريق ثم دخل المسجد فصلى الصبح مع الناس فهذا وان كان لم يصلهما في المسجد فقد صلاهما بعد علمه بإقامة الصلاة في المسجد.

حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے گھر سے نکلے تو اس دوران فجر کی جماعت کھڑی ہو گئی، جب انہیں معلوم ہوا تو انہوں نے مسجد کے باہر ہی دو رکعت سنت ادا کیں اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

«شرح معاني الآثار» میں ہے کہ:

2044: حدثنا أبو بشر الرقي قال ثنا أبو معاوية عن مسعر عن عبيد بن الحسن عن أبي عبيد الله عن أبي الدرداء : أنه كان يدخل المسجد والناس صفوف في صلاة الفجر فيصلي ركعتين في ناحية المسجد ثم يدخل مع القوم في الصلاة.

حضرت ابوالدرداء جب فجر کی نماز کے لیے مسجد داخل ہوتے اور جماعت کھڑی ہو چکی ہوتی تو وہ مسجد کے کسی کونے میں سنت ادا کرتے، پھر اس کے بعد جماعت میں شامل ہو جاتے۔

«مصنف ابن أبي شيبة» میں ہے کہ:

6482: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي

الدَّرْدَاءِ قَالَ: إِنِّي لأَجِيءُ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ، فَأُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَنْضَمُّ إِلَيْهِمْ.

حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ جب میں فجر میں مسجد جاؤں اور جماعت کھڑی ہو چکی ہو تو میں سنت ادا کروں گا، پھر اس کے بعد جماعت میں شامل ہوں گا۔

اسی طرح مصنف ابن أبي شيبة میں حضرات اکابر تابعین جیسے امام حسن بصری، امام سعید بن جبیر، امام مسروق اور امام ابراہیم نخعی رحمہم اللہ سے بھی فجر کی جماعت کھڑی ہونے کے باوجود سنت پڑھنا ثابت ہے، ملاحظہ فرمائیں:

امام مسروق رحمہ اللہ سے ثبوت:

6472: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ، وَابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ فِي صَلاَةِ الْغَدَاةِ ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ، فَصَلاَّهُمَا فِي نَاحِيَةٍ ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلاَتِهِمْ.

امام حسن بصری رحمہ اللہ سے ثبوت:

6473: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : يُصَليهمَا فِي نَاحِيَةٍ ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلاَتِهِمْ.

امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے ثبوت:

6474: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالإِمَامُ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ، فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَلِجَ الْمَسْجِدَ، عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ.

امام مجاہد رحمہ اللہ سے ثبوت:

6479: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ ، وَلَمْ تَرْكَعْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَارْكَعْهُمَا ، وَإِنْ ظَنَنْتَ أَنَّ الرَّكْعَةَ الأُولَى تَفُوتُكَ.

6480: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ، وَحَدَّثَنِي مَنْ رَآهُ فَعَلَهُ مَرَّتَيْنِ ؛ جَاءَ مَرَّةً وَهُمْ فِي الصَّلاَة ، فَصَلاَّهُمَا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ دَخَلَ مَرَّةً أُخْرَى فَصَلَّى مَعَهُمْ ، وَلَمْ يُصَلِّهِمَا.

امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

6481: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدِ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ إِذَا جَاءَ وَالإِمَامُ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِي الْمَسْجِدِ ، وَقَالَ : يُصَلِّيهِمَا عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ، أَوْ فِي نَاحِيَتِهِ.

خلاصہ یہ کہ فجر کی جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق سنت ادا کرنا درست ہے اور یہ کئی حضرات صحابہ اور اکابر تابعین سے ثابت ہے، اس لیے تمام احادیث اور دلائل کو سامنے رکھا جائے تو اصل مسئلہ بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالی اعلم....

مبین الرحمٰن
نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
2مارچ2018
03362579499